بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان رب العالمین

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ٭ۖ وَّ یَتَّخِذَہَا ہُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ○ وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسۡتَکۡبِرًا کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡہَا کَاَنَّ فِیۡۤ اُذُنَیۡہِ وَقۡرًا ۚ فَبَشِّرۡہُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ﴾ [لقمن:٦،٧]

ترجمہ: ''اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے ہوئے ہیں آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔''

فرمان رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

(عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا تَقُوۡمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقۡبَضَ الۡعِلۡمُ وَ تَکۡثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَ تَظۡھَرَ الۡفِتَنُ وَ یَکۡثُرَ الۡھَرۡجُ وَ ھُوَ الۡقَتۡلُ الۡقَتۡلُ حَتّٰی یَکۡثُرَ فِیۡکُمُ الۡمَالُ فَیَفِیۡضَ) [صحیح بخاری]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جائے گا اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے گی اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرے گا اور فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے اور ''ہرج'' کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے قتل اور تمہارے درمیان دولت و مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ وہ ابل پڑے گا۔''

عریانی، بے حیائی اور فحاشی کا سیلاب

سرکاری اور غیر سرکاری ٹی وی چینلز کے ساتھ پرنٹ میڈیا دن رات ایک منظم کوشش کے ذریعے عریانی کو فروغ دے رہے ہیں اور انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، دینی اور اسلامی جماعتیں گاہے گاہے اس سیلاب بلاخیز کے خلاف آواز بلند کرتی رہتی ہیں مگر..... نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ میڈیا میں درجنوں کے حساب سے ایسے اینکرز اور نام نہاد اہل قلم شامل ہو چکے ہیں جن کا کام ہی نظریہ اسلام و نظریہ پاکستان کی تردید اور تکذیب کرنا ہے۔ وہ ہر حیلے سے ملک کی نظریاتی اساس کو ہلا دینے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ خود حکومت ایسے شعراء کے دن اور سال مناتی ہے جنہیں اسلام سے خدا واسطے کا بیر تھا اور ہے، ایسی کوشش بڑے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کی جا رہی ہے کہ مسلم عوام کو بے خبری میں ایسے نغمات سنائے جائیں، ایسی لوریاں دی جائیں اور ان کے کانوں میں ان اسلام بے زار، اشتراکیت زدہ اور امریکی وظیفہ خواروں کی شیطانی فکر ڈالی جائے جن کا مقصد حیات سرے سے تھا ہی کوئی نہیں اور وہ صرف پیٹ کے غلام تھے اور ہیں۔ بات اب اس حد تک بگڑ چکی ہے کہ وہ اصحاب فکر و دانش جو ابھی تک اپنی نظریاتی وکٹ پر جم کر کھیل رہے تھے ان کی سماجی اور ذاتی زندگیوں میں بھی اسلام اور اس کی تہذیب کے آثار مٹتے جا رہے ہیں ان اصحاب کے گھروں میں اگر صدائے قرآن بلند ہوتی ہے تو ساتھ ٹی وی سکرین پر فحش مناظر اور عریاں پیکر بھی نمودار ہوتے ہیں۔ اس کا انسداد کون کرے گا؟ ہمارے خیال میں کسی کو بھی اس کا خیال نہیں ہے۔ پیمرا بے شک میڈیا کی کنٹرولنگ اتھارٹی ہے اور وہ اس حیا سوز منظر کو بدل سکتا ہے لیکن اس کے ارباب اختیار بھی تو باقی لوگوں کی طرح فحاشی کو دستور زمانہ سمجھ کر اس سے سمجھوتہ کر چکے ہیں۔ باقی کون بچتا ہے جو اس طوفان بدتمیزی کے خلاف آواز بلند کرے۔ مسلم عوام، حاجی نمازی سب، اسے ہضم کر چکے ہیں بڑے بڑے تقدس مآب ایوانوں میں سب کچھ ذہنی تلذذ کے ساتھ دیکھا سنا جاتا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل میں براجمان اصحاب جبہ و دستار، یہ سب کچھ دیکھتے ہیں مگر اس کے خلاف فتویٰ صادر نہیں فرماتے۔ حکومت پر ''الف'' قابض ہو یا ''ب'' دونوں اس باب میں مشترک پالیسی رکھتے ہیں۔ فحاشی سب کے منشور میں قدر مشترک رہتی ہے دانشور موسیقی کو روح کی غذا کہتے ہیں اور